

12 دسمبر 1962

ازعدالت عظمیٰ
پی۔ وی۔ گوڈبول
بنام
جگناتھ فاکیر چیند

(ایس۔ کے۔ داس، جے۔ ایل۔ کپور، اے۔ کے۔ سارکر، ایم ہدایت اللہ اور راگھو بردیال، جسٹسز۔)

انکم ٹیکس۔ بیچائی ہوئی آمدنی۔ تشخیص کے لیے حد۔ بچت کی فراہمی۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 (1922) کا (11)، دفعہ 34۔ انڈین انکم ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 1953 (1953 کا 25)، دفعات 18، 31۔ ہندوستان کا آئین، آرٹیکل 14 کا اطلاق اور آئینی حیثیت۔

ایک اور ٹیکس دہندہ کی اپیل کے سلسلے میں اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق، انکم ٹیکس افسر نے 18 فروری 1957 کو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 34 (1) کے تحت جواب دہندہ کو تشخیص کے سال 1944 کے حوالے سے نوٹس جاری کیا۔ 45، 1945۔ 46 اور 47۔ مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ انکم ٹیکس افسر کے پاس تشخیص کے سال کی میعاد ختم ہونے کے چار سال بعد اس کا جائزہ لینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ 1953 کے ترمیم ایکٹ کے ذریعے متعارف کرائی گئی دفعہ 34 (3) کی دوسری شق نے کارروائی کو بچایا۔

فیصلہ کیا گیا (داس، کپور اور سرکار، جے، ہدایت اللہ اور دیال، جے، اختلاف رائے کے مطابق) کہ کارروائی کو روک دیا گیا تھا اور دفعہ 34 (3) کی دوسری شق کے ذریعے محفوظ نہیں کیا گیا تھا۔

پر داس اور کپور، جے۔ بی۔ دفعہ 34 (3) کی دوسری شق نے اندازہ لگانے کے اختیار کو بحال نہیں کیا جو دفعہ 34 (3) کے ذریعے پہلے ہی روک دیا گیا تھا۔

ایس سی پرسار، انکم ٹیکس آفیسر بنام وسانتسن دوارکا داس، [1964] جلد۔ اس کے بعد 1 ایس سی آر 29 آیا۔

پرسرکار، جے۔ بی۔ دفعہ 34 (3) کی دوسری شق غیر آئینی تھی کیونکہ اس سے آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہوئی تھی۔

کمشنر انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ بنام سردار لکھمیر سنگھ، [1964] جلد۔ اس کے بعد 1 ایس۔سی۔آر۔ 148 آیا۔

ہدایت اللہ اور دیال جسٹس کے مطابق، نوٹس اور کارروائی درست تھی۔ اس تشخیص کو دفعہ 34 (3) کی دوسری شق کے ذریعے کنٹرول کیا گیا تھا جیسا کہ 1953 میں ترمیم کی گئی تھی۔ 1953 دفعہ 31 کا ترمیم شدہ قانون۔ اس نوٹس کو 1959 کے ترمیم شدہ قانون کی دفعات کے ذریعے مزید محفوظ کیا گیا تھا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: سول اپیل نمبر 585 آف 1960۔

1957 کی خصوصی سول درخواست نمبر 1400 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 4 ستمبر 1957 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور پی ڈی مینن۔

جواب دہندہ کے لیے جے بی داداچنچی، اوسی ماتھر اور رویندر نارائن۔

12 دسمبر 1962۔ مندرجہ ذیل الگ الگ فیصلے داس، جے، کپور، جے، اور سرکار، جے اور ہدایت اللہ اور گھو بردیال، جے کا فیصلہ ہدایت اللہ، جے نے دیا۔

ایس کے داس، اس اپیل کے حقائق میرے فاضل بھائی کپور جے نے بیان کیے ہیں۔ جیسا کہ میں ان سے متفق ہوں، مجھے حقائق کو دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تشخیص کے سال 1944-1945، 1946، 1945 اور 1946-47 تھے۔ یہ نوٹس انکم ٹیکس افسر نے 18 فروری 1957 کو جاری کیا تھا، جو ایک اور ٹیکس دہندہ کی اپیل میں اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کی طرف سے دی گئی ہدایت کے مطابق تھا۔ واحد سوال یہ ہے کہ کیا دفعہ 34 کے ذیلی دفعہ (3) کی دوسری شق، جیسا کہ 1953 میں ترمیم کی گئی تھی، اعتراض شدہ کارروائی کو بچاتی ہے۔

میری طرف سے دی گئی وجوہات کے لیے ایس سی پرسار، انکم ٹیکس آفیسر بنام وسانت سین دوارکا داس (1) [1964] (S.C.R.29-Vol.1)، جس میں آج فیصلہ دیا گیا ہے، میں اخراجات کے ساتھ اپیل کو مسترد کر دوں گا۔

کا پور، ہے۔۔۔ پیر یونیو کی جانب سے اس عدالت کی طرف سے دی گئی سند پر بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کے خلاف کی گئی اپیل ہے۔

W.P نمبر 1400 / 57 میں موجودہ مدعا علیہ نے انکم ٹیکس افسر کے دائرہ اختیار کو لاکار کیا کہ وہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34(1) کے تحت نوٹس جاری کرے، جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا جاتا ہے۔ تشخیص کے سال 1944-45، 1945-46 اور 1946-47 میں اور یہ نوٹس انکم ٹیکس افسر کی طرف سے 18 فروری 1957 کو جاری کیا گیا تھا، جو اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کی طرف سے ایک اور ٹیکس دہندہ کی اپیل میں دی گئی ہدایت کے مطابق تھا کہ آمدنی اس شراکت داری کی آمدنی تھی جس میں مدعا علیہ اور دوسرا ٹیکس دہندہ شراکت دار تھے۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے کارروائی کے لیے اجنبی تھا اور ایکٹ کی دفعہ 34(3) کی دوسری شق جس کے تحت نوٹس دیا گیا تھا، غیر آئینی تھی کیونکہ اس سے آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

اپیل کے حقائق یہ ہیں: جواب دہندہ ایک ہندو غیر منقسم خاندان کا کارتا تھا جو کپاس، اناج اور دیگر اشیاء میں تاجروں اور کمیشن ایجنٹوں کے طور پر کاروبار کرتا تھا۔ اس ہندو غیر منقسم خاندان کا اندازہ تشخیص کے سالوں 1944-45، 1945-46 اور 1946-47 کے لیے کیا گیا تھا۔ سال 1944-45 کی تشخیص انکم ٹیکس افسر نے 14 مارچ 1949 کو مکمل کی تھی، اور اس تشخیص کے خلاف اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اپیل کی گئی تھی اور 9 فروری 1956 کو فیصلہ کیا گیا تھا، اور پھر انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل کی گئی تھی جس کا فیصلہ نہیں دکھایا گیا ہے۔ تشخیص کے سالوں 1945-46 اور 1946-47 کے لیے تشخیص بالترتیب مارچ اور مئی 1950 میں مکمل ہوئی۔ ان تشخیصوں کے خلاف اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اپیل کی گئی جنہوں نے مقدمات کو انکم ٹیکس افسر کے پاس بھیج دیا اور ان کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ جہاں تک تشخیص کے سال 1946-47 کا تعلق ہے، دفعہ 34(1) کے تحت ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا اور اس معاملے میں حکم 6 مارچ 1956 کو منظور کیا گیا تھا۔ اس حکم کے خلاف اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اپیل کی گئی جو ابھی زیر التوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تشخیص کے سال 1945-46 کے لیے ایکٹ کی دفعہ 34(1) کے تحت کوئی نوٹس جاری نہیں کیا گیا تھا۔

1946 میں مدعا علیہ نے ہندو غیر منقسم خاندان کی جانب سے جگن ناتھ رام کشن کے خلاف مدعا علیہ کے منیم کے طور پر اکاؤنٹس پیش کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ اس کا دفاع یہ تھا کہ وہ ایک شریک تھا نہ کہ منیم جسے قبول کر لیا گیا اور مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ اس حکم نامے کے خلاف اپیل کو ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا تھا۔ جگن ناتھ رام کشن کی اپیل کے زیر التوا ہونے کے دوران موت ہو گئی اور ان کی بیوہ کلاوتی کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ اس دوران ایکٹ کی دفعہ 34(1)(A) کے تحت کلاوتی بانی کے خلاف اس کاروبار کے سلسلے میں تشخیصی سالوں 1944-45، 1945-46 اور 1946-47 کے لیے کارروائی شروع کی گئی جس کے بارے میں ان کے شوہر جگن ناتھ رام کشن نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ مدعا علیہ کے ہندو غیر منقسم خاندان اور خود کا شراکت داری کا کاروبار ہے۔ ان سالوں کے لیے انکم ٹیکس افسر کی طرف سے دو احکامات جاری کیے گئے۔ کلاوتی بانی نے ان

احکامات کے خلاف اپیل کی اور 10 اکتوبر 1956 کو اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے ان اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کاروبار کا تعلق شراکت داری سے ہے جیسا کہ جگن ناتھ رام کشن نے دعویٰ کیا تھا اور انکم ٹیکس افسر کو مذکورہ شراکت داری پر دفعہ 34 کی دفعات کے تحت تشخیص کرنے کا اختیار دیا گیا تھا اور ساتھ ہی تشخیص کے سالوں 1944-45، 1945-46 اور 1946-47 کے لیے مدعا علیہ پر بھی۔ اس کے بعد 18 فروری 1957 کو میسرز جگن ناتھ فقیر چند اور جگن ناتھ رام کشن کے خلاف تین تشخیصی سالوں کے حوالے سے نوٹس جاری کیا گیا۔ ان نوٹسوں کو لاکار کیا گیا اور انہیں غیر قانونی قرار دیا گیا۔ ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف یہ اپیل آئین کے آرٹیکل 132(1) اور آرٹیکل 133(1)(B) کے تحت ہائی کورٹ کے سرٹیفکیٹ پر لائی گئی ہے۔

ایس سی پرشور، انکم ٹیکس افسر بنام وسانت سین دوار کا داس (1) [1964] (S.C.R. 29) (Vol. 1) میں دی گئی وجوہات کے لیے، فیصلہ جس میں آج دیا گیا ہے، اس اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

سار کر، جے۔۔ اس معاملے کا تعلق تین تشخیصی سالوں 1944-45، 1945-46 اور 1946-47 سے ہے۔ محاسبہ کار جو اب دہندہ جگن ناتھ فقیر چند ہیں، جو ایک ہندو غیر منقسم خاندان کا کارتا ہے جس کا اندازہ 1944 کے سالوں سے لگایا گیا تھا۔ 45 سے 1946-48، اور ان سالوں کے سلسلے میں تشخیص کے احکامات کی اپیلیں زیر التواء تھیں۔

ٹیکس دہندہ نے 1946 میں ایک سابق ملازم جگن ناتھ رام کشن کے خلاف کچھ لین دین کے اکاؤنٹس کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا۔ جگن ناتھ رام کشن نے دعویٰ کیا کہ وہ ملازم نہیں تھے لیکن لین دین ان کے اور ٹیکس دہندہ کے درمیان شراکت داری میں کیے جانے والے کاروبار کے لین دین تھے۔ ٹرائل کورٹ نے جگن ناتھ رام کشن کی دلیل کو برقرار رکھا۔ ٹیکس دہندہ نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کے خلاف بمبئی ہائی کورٹ میں اپیل کی لیکن اس دوران جگن ناتھ رام کشن کا انتقال ہو گیا تھا اور اس اپیل میں ان کی جگہ ان کی بیوی کلاوتی بانی کو شامل کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے اپیل کو مسترد کر دیا لیکن اس بارے میں کچھ نہیں کہا کہ آیا جگن ناتھ رام کشن پارٹنر تھے۔

پچھلے پیرا گراف میں مذکور اپیل میں فیصلے کے پیش نظر، ریونیو حکام نے کلاوتی بانی کے خلاف انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 34(1)(اے) کے تحت کارروائی شروع کی اور مذکورہ ٹرائل دین سے وصول ہونے والی مذکورہ تین سالوں کی پوری آمدنی پر اس کا جائزہ لیا۔ کلاوتی بانی نے پھر اس تشخیص سے اپیل کی اور اپیل میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے شوہر کی جائیداد پوری آمدنی پر ٹیکس کے لیے ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ آمدنی ایک ایسی فرم کی ہے جس میں ان کا شوہر صرف ایک شراکت دار تھا۔ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے کلاوتی بانی کی اس دلیل کو قبول کیا اور مشاہدہ کیا: "میرے تلاش کے پیش نظر کاروبار کا تعلق شراکت داری سے تھا۔ انکم ٹیکس افسر اس طرح مذکورہ شراکت داری پر دفعہ 34 کی دفعات کے تحت اور دوسرے شراکت دار، شری جگن ناتھ فقیر چند پر بھی تشخیص کے سالوں 1944-45، 1945-46 اور 1946-47 کے لیے تشخیص کرنے کا مجاز ہے۔"

اس حکم کے مطابق انکم ٹیکس افسر نے 18 فروری 1947 کو ایک نوٹس جاری کر کے ٹیکس دہندہ کے خلاف انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 34(3) کے تحت کارروائی شروع کی، جس میں اس سے کہا گیا کہ وہ مذکورہ بالا تین تشخیص سالوں کے سلسلے میں ریٹرن فائل کرے کیونکہ وہ آمدنی تشخیص سے بچ گئی تھی۔ وہاں ٹیکس دہندہ نے مذکورہ نوٹس کو کالعدم قرار دینے اور اس کے تحت کی جانے والی کارروائی پر پابندی لگانے کے لیے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت بمبئی ہائی کورٹ کا رخ کیا۔ ہائی کورٹ نے رٹ کی اجازت دے دی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اس اپیل میں واحد سوال یہ ہے کہ کیا انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 34(3) کی دوسری شق، جیسا کہ 1953 میں ترمیم کی گئی تھی، کارروائی کو مجرمانہ قرار دے سکتی ہے۔ انکم ٹیکس کمشنر، بہار اور اڑیسہ بمقابلہ سردار لکھمیر سنگھ (1) [19864] [Vol.1.S.C.R.148 ی] میرے فیصلے میں مذکورہ جوہات کے لیے، میرے خیال میں یہ شرط آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کے طور پر غلط ہے اور محصولات کے حکام کو کوئی تحفظ فراہم نہیں کرتا ہے۔ یہ بھی شامل کیا جا سکتا ہے کہ اعتراض شدہ نوٹس دفعہ 31 کے تحت ایک حکم کے نتیجے میں جاری کیا گیا تھا جس میں ٹیکس دہندہ فریق نہیں تھا۔ نتیجے میں اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ہدایت اللہ اور رگھو بردیال کے فیصلے کے لیے، جسٹس۔ دیکھیں ایس سی پرسار، انکم ٹیکس افسر بنام وسنت سین دوارکا داس، پہلے پی دفعہ 29 پر دیکھیں۔

بذریعہ عدالت: اکثریت کی رائے کے مطابق، اس اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔